اسرائیل کی غزہ پر وحشیانہ بمباری و جارحیت اور عالم اسلام کی روایتی بے حسی و بیچارگی

مسئلہ فلسطین جو دنیا بھر کے تمام اہم مسائل کی بنیاد ہے اور اسی مسئلے پر عالمی قوتوں کی دوغلی پالیسی اور عالم اسلام کے حکمرانوں کی بے حسی اور منافقانہ کردار کے باعث یہ مسئلہ وقتاً فوقتاً آتش فشاں کی مانند لاوا اُگلتا رہتا ہے اور بدقسمتی سے اس کا ایندھن نہتے، معصوم فلسطینی شہری، بچے اور عورتیں بنتی ہیں۔اس رمضان المبارک میں بدبخت اسرائیل یہودی، امریکہ اور مغرب کی ایماء پر مسلمانوں پر ظلم و بربریت کے ایسے ایسے پہاڑ گرا رہے ہیں جس کے نیچے انسانیت کراہ رہی ہے۔دراصل یہ مسلمانوں کے ایمانی غیرت کے جانچنے کا ایک پیمانہ ہے، اس تازہ بربریت پر قلب حزیں اور خشک انگلیاں نیا کچھ نہیں لکھ سکتیں۔ہم صرف فلسطینیوں کو اپنے ناتواں قلم کی سیاہی، چند بے ربط سطروں اور جلے دل کی قاشوں کے علاوہ کچھ بھی پیش نہیں کرسکتے اور نہ ہی ہماری آہِ نارسا میں وہ گرمی اور وہ تب و تاب ہے جو درقبولیت تک پہنچ سکے۔آج سے دس برس قبل کی میری یہ تحریر اس موضوع پر نذر قارئین ہے کیونکہ ان دس سالوں میں بھی صورتحال وہیں کی وہیں رہی۔ارض فلسطین کے مظلوم باسیوں کیلئے نہ آسماں بدلا، نہ زمیں بدلی، نہ عالم اسلام ان کی مدد کو پہنچا، نہ مسلم حکمرانوں کے سفاک دلوں میں کوئی نرمی آئی۔ کیونکہ عالمی دنیا اور خصوصاً عالم اسلام اور اسکی قیادت ورلڈ کپ فٹبال کے تماشوں میں ڈوبی ہوئی ہے

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے ... مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے (راشد الحق سمیع)

زخم زخم اور دھواں دھواں سرزمین فلسطین پر ان دنوں آگ و خون کی ایسی بارش اسرائیل اور امریکہ برسا رہا ہے کہ اس ظلم اور بربریت پر زمین و آسمان دونوں خون کے آنسو بہا رہے ہیں لیکن عالم اسلام اور بالخصوص عالم عرب اپنے ہی مسلم بھائیوں اور بہنوں پر یہود و نصاریٰ کی بپا کردہ قیامت سے بیگانہ اور خواب غفلت میں حسبِ سابق مستِ الست پڑے ہوئے ہیں۔ ذرائع ابلاغ اور خصوصاً عرب نیوز چینلز پر فلسطینیوں کے بچے اور بوڑھی مائیں عالم اسلام اور خصوصاً عرب حکمرانوں کو پکار پکار کر تھک گئے ہیں اور عربوں کو غیرت دلاتے دلاتے ان کی آنکھوں کے آنسو بھی خشک ہو گئے ہیں لیکن کہیں سے کوئی ان کی مدد کے لئے نہیں پہنچا۔ اور کسی بھی کونے اور سمت سے محمد بن قاسمؒ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ ان کی نصرت کیلئے نہیں آیا۔ ظالم اسرائیلوں نے اس بار نہتے اور معصوم فلسطینیوں پر جدید ترین امریکی لڑاکا طیاروں اور ٹینکوں کی مدد سے وہ آگ برسائی ہے کہ فلسطین کے بڑے بڑے اہم شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے' ہزاروں افراد کو شہید کیا گیا، سینکڑوں کو اس

بار زندہ بھی جلا دیا گیا ہے (جن میں ڈاکٹرز' نرسز اور امدادی کارکن بھی شامل ہیں) درجنوں افراد کو ٹینکوں کے نیچے کچلا جا رہا ہے اور بے گناہ قید کئے گئے' سینکڑوں نوجوانوں کو بے دردی کے ساتھ ذبح کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس بدترین دہشت گردی اور بربریت پر امریکہ اور اسکے حواری نہ صرف خاموش بلکہ خوش ہیں اور امریکہ اسرائیل کی مکمل حمایت اور تحفظ دینے کے لئے بڑی بے شرمی کے ساتھ تمام عالمی فورمز پر اس کے ساتھ کھڑا ہے اور کولن پاول اور صدر بش سمیت تمام امریکی اعلیٰ عہدے دار فلسطینیوں ہی کو اپنے بیانات میں مجرم اور دہشت گرد ٹھہرا رہے ہیں اور اسرائیلی ظالمانہ اقدامات کو نہ صرف جائز بلکہ تحفظ کے لئے ضروری قرار دے رہے ہیں۔ اسلئے اسرائیل دن بدن تقریباً سارے فلسطین پر قابض رہا ہے اور اب اس کی افواج تمام اہم شہروں اور علاقوں پر مسلط ہے۔ یورپی یونین سمیت تمام اہم فورمز نے یہودیوں کی مذمت کی ہے اور انہیں فلسطینی علاقوں سے چلے جانے کا کہہ دیا ہے لیکن اسرائیل کو کسی کی پرواہ نہیں کیونکہ اس کو امریکہ کی مکمل تائید و حمایت حاصل ہے۔ پھر اس کا اصل حریف عالم اسلام اور عالم عرب بھی اس بربریت پر حسب سابق گنگ ہے اور وہ امریکہ جو اس تمام فساد اور قتل عام کی جڑ ہے اور جو واضح طور پر جانبداری کا مظاہرہ کر رہا ہے سے کوئی بھی متفقہ طور پر مطالبہ نہیں کرسکتے اور نا ہی اس سے احتجاج کرنے کی جرأت کرتے ہیں اور نا ہی اس کو تجارتی، سیاسی، سفارتی، معاشی تعلقات توڑنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ درحقیقت سب مسلم حکمرانوں کو اپنے اقتدار اور مفادات عزیز ہیں' اسی لئے سب کی غیرتیں مرچکی ہیں اور یہ آخری فلسطینی کے مرنے کا انتظار کررہے ہیں تاکہ ہمیشہ کے لئے اس مسئلے سے ان کی جان چھوٹ جائے۔

معلوم نہیں کہ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کا سورج کب طلوع ہوگا اور کب صدیوں پر محیط یہ ظلم کی سیاہ رات ڈھلے گی؟ خطہ ارض تو خونِ مسلم سے سارا لہولہان ہو چکا ہے اور ظالم تو اپنے سارے ہنر اور گُر آزما چکا ہے۔ مسلمان حکومتوں کی پابندیوں بے حمیتی اور امریکی غلامی کے باعث عالم اسلام کے تمام غیور مسلمان اپنے فلسطینی بھائیوں کی کچھ بھی مدد نہیں کرسکتے اور نا ہی ان کے شانہ بشانہ یہودیوں کے خلاف جہاد کرسکتے ہیں۔ یہ کس قدر باعث افسوس ہے اور ہم بھی صرف فلسطینیوں کو اپنے ناتواں قلم کی سیاہی' چند بے ربط سطروں اور جلے دل کی قاشوں کے علاوہ کچھ بھی پیش نہیں کرسکتے اور نہ ہی ہماری آہِ نارسا میں وہ گرمی اور وہ تب وتاب ہے جو درِ قبولیت تک پہنچ سکے پھر بھی اے خداوند! یہ دعا ہے کہ تو ہی اپنے مظلوم فلسطینی بندوں کی حمایت اور مدد فرما اور ظالموں سے انہیں خلاصی دے اور عالم اسلام کے بے غیرت و بے حمیت حکمرانوں سے عالم اسلام کو ہمیشہ کے لئے نجات عطا فرما! آمین۔ (اداریہ "الحق" اپریل ۲۰۰۲ء)